خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 9 مئی 2025 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضور ﷺ کی سیرت کا ذکر جاری رکھتے ہوئے غزوہ موتہ کا ذکر فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس جنگ کے دوران ایک رومی سپاہی نے مسلمانوں کو للکارا۔ اس پر ایک یمنی مسلمان آگے بڑھا، اس نے رومی کے گھوڑے کو لنگڑا کیا، اس کا تلوار لے کر اسے قتل کر دیا اور اس کا اسلحہ اور زرہ بھی حاصل کر لی۔ جب مسلمان غالب آئے، تو حضرت خالد بن ولید نے اس شخص سے یہ سامان مالِ غنیمت میں شامل کرنے کا مطالبہ کیا۔ لیکن حضرت عوف نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم یہی ہے کہ جو دشمن کو قتل کرے، غنیمت اس کا حق ہوتا ہے۔ حضرت خالد نے اس کی تائید کی، تاہم معاملہ آنحضرت کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

ابتداءً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مال یمنی صحابی کو واپس دلا دیا، مگر بعد میں اس حکم کو تبدیل فرما دیا تاکہ یہ سبق دیا جائے کہ امیر کی اطاعت اور اس کا احترام ضروری ہے، خواہ فیصلہ مختلف بھی محسوس ہو۔

اس جنگ کے مالِ غنیمت میں ایک انگوٹھی بھی شامل تھی جو حضور اقدس کو دی گئی، اور آپ نے وہ حضرت جابر کو تحفہ کے طور پر عنایت فرمائی۔ حضرت خالد بن ولید نے اس معرکہ میں نو تلواریں توڑیں۔ مسلمان صرف تین ہزار تھے جبکہ رومی فوج دو لاکھ پر مشتمل تھی، اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔

جب حضرت جعفر شہید ہوئے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بیٹوں کو بلایا اور رونے لگے۔ فرمایا کہ جعفر کو شہادت کا شرف عطا ہوا ہے۔ آپ نے ان کے گھرانے کے لیے کھانے کا بندوبست کرنے کا بھی حکم دیا۔ اس روز آپ نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ کی شہادت کا اعلان فرمایا۔ یہ خبر یا تو وحی کے ذریعہ ملی یا خواب کے ذریعہ، جو بعد میں قاصد کی آمد سے تصدیق پا گئی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھ کا اظہار کیا کہ کسی نے حضرت جعفر پر رو کر غم کا اظہار نہیں کیا۔ مقصد نوحہ یا چیخ و پکار کی ترغیب دینا نہیں تھا، بلکہ محبت کا اظہار مطلوب تھا۔ صحابہ نے غلط فہمی کی بنا پر اپنے گھروں کی عورتوں کو کہا کہ جعفر کے گھر جا کر روئیں۔ رسول اللہ نے اس پر فرمایا کہ میرا یہ مطلب نہ تھا اور اس عمل سے منع فرمایا۔ جب عورتوں نے کہا کہ آپ ہی نے فرمایا تھا، تو آپ نے ایک عربی محاورہ استعمال کیا: "ان کے سروں پر خاک ڈال دو یعنی ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو۔ ایک صحابی نے اسے لفظی مطلب میں لیا اور خاک ڈالنے لگے۔ حضرت عائشہ نے وضاحت فرمائی کہ یہ صرف ایک محاورہ ہے۔ اس واقعہ سے صحابہ کی محبت اور اطاعت نیز مجازی کلام کے فہم کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔

غزوہ موتہ میں صرف بارہ مسلمان شہید ہوئے، جو اتنی بڑی دشمن فوج کے مقابل معجزہ سے کم نہ تھا۔

جب فوج واپس مدینہ پہنچی تو بعض لوگوں نے اعتراض کیا کہ یہ لوگ شہادت کا شرف کیوں نہ پا سکے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا دفاع کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے بزدلی نہیں دکھائی بلکہ جنگی حکمت عملی کے تحت پیچھے ہٹے تاکہ دوبارہ منظم ہو کر دشمن کا مقابلہ کریں۔

جمادی الثانی 8 ہجری میں حضرت عمرو بن عاص کو 300 صحابہ کے ساتھ مدینہ کے قریب بنو خزاعہ قبیلے کی پیش قدمی روکنے کے لیے بھیجا گیا۔ مسلمان رات کو سفر کرتے اور دن کو چھپے رہتے۔ دشمن کی تعداد دیکھ کر حضرت عمرو نے کمک کی درخواست کی۔ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر بھی شامل ہو گئے۔ حضرت عمرو نے دشمن سے چھپنے کے لیے آگ نہ جلانے کا حکم دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تدبیر کو پسند فرمایا۔ جب مسلمان پہنچے تو دشمن فرار ہو گیا اور مسلمانوں کو مال غنیمت ملا۔

رجب 8 ہجری میں حضرت ابو عبیدہ کو 300 صحابہ کے ساتھ روانہ کیا گیا تاکہ حدیبیہ کے معاہدے کے مطابق تجارتی راستے کا تحفظ کیا جا سکے۔ لشکر بحیرہ احمر کے ساحل پر کیمپ زن ہوا۔ وہاں کوئی جنگ نہیں ہوئی، جو اس بات کی علامت ہے کہ مسلمان امن کو ترجیح دیتے تھے۔

آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے برصغیر میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے پیش نظر دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔ دعا کریں کہ آپس میں امن اور صلح کی فضاء قائم ہو جائے۔ دعا کریں کہ دونوں فریق صلح پر راضی ہوں اور بڑے نقصان سے بچ جائیں۔ آپ نے فرمایا کہ جدید جنگیں زیادہ تر شہریوں کو نشانہ بناتی ہیں۔ سوشل میڈیا پر آزادانہ تبصروں سے فائدہ کم نقصان زیادہ ہوتا ہے۔ احمدیوں کو سے اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اگر پیغام دینے کی خواہش ہے تو امن اور صلح کا پیغام دیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب پیغام صلح میں امن کی تلقین فرمائی۔ احمدیوں کو اسی تعلیم پر عمل کرنا چاہیے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بعض بڑی طاقتیں مسلمانوں کو آپس میں لڑوانا چاہتی ہیں۔ آپ نے دعا کی کہ مسلمان ممالک متحد ہوں، خصوصاً فلسطین کے لیے جہاں ظلم و جبر جاری ہے اور ان کے نکالے جانے کا خدشہ ہے۔ اگر عالمی جنگ ہوئی، تو بعض ملکوں کا جو خیال ہے کہ بچ جائیں گے، یہ غلط ہے سب کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔ اللہ تعالیٰ سب کو محفوظ رکھے۔ اس کا حل یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے سب کو۔

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۞ عِبَادَاللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ ۞ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ۞